حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ہاتھ مبارک سے کئی ایک اونٹ ذبح کیے تھے (بخاری) اس لیے اسے گناہ نہ تصور کیا جائے۔

۵۔ بعد از نماز اجتماعی دُعا:

کسی ایک پہلو پر اصرار نہ کیا جائے، کبھی مانگ لی جائے اور کبھی چھوڑ دی جائے، کیونکہ نماز بہ جماعت ہو یا انفرادی نماز ہو، سلام سے پہلے جو دُعا کی جاتی ہے وہ کافی ہوتی ہے۔ جس طرح دُعا بعد از جنازہ پر اصرار بُرا ہے اسی طرح یہاں بھی بُرا ہے کیونکہ نماز کے اندر دُعا ہو جاتی ہے۔ اگر بعد میں نہ کی جائے تو گناہ نہیں ہے بلکہ بہتر ہے کہ اس پر قناعت کی جائے جیسا کہ نماز جنازہ کی بات ہے۔

۶۔ مبلّغ پر عورت کی نگاہ:

کسی جلسہ میں مبلغ پر کسی عورت کی اچٹتی نگاہ کا پڑ جانا کوئی گناہ نہیں ہے، کیونکہ پڑ ہی جاتی ہے، ہاں ٹکٹکی باندھے دیکھے جانا شرعاً ممنوع ہے۔

"یَغۡضُضۡنَ مِنۡ اَبۡصَارِهِنَّ" (القرآن) کو ملحوظ خاطر رکھا جائے۔

۷۔ بیت الخلاء کی مکھیاں اور کپڑے:

یہ بلائے بے درماں ہے، اس کا علاج عوامی سطح پر ممکن ہی نہیں ہے، اس لیے اگر اس سے بچنا ضروری ہوتا تو یہ حرج کی بات ہوتی جو اللہ تعالیٰ کو منظور نہیں ہے:

"مَا یُرِیۡدُ اللّٰهُ لِیَجۡعَلَ عَلَیۡکُمۡ مِّنۡ حَرَجٍ" (پ ۶ مائدہ ع ۲)

آپ تسلی رکھیں کہ اس کے بیٹھنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ نہ کپڑے پلید ہوتے ہیں نہ جسم!

۸۔ رشوت مجبوری بن گئی ہے:

رشوت کوئی شرعی مجبوری نہیں ہے، بلکہ "اُشۡرِبُوۡا فِیۡ قُلُوۡبِهِمُ الۡعِجۡلَ" والی بات بن گئی ہے، جو رشوت نہیں لیتے وُہ بھی تو جی ہی رہے ہیں اور جو رشوت نہیں دیتے، وُہ بھی مر نہیں گئے، ہمارے نزدیک دونوں لعنتی ہیں۔ ہاں اگر کوئی شخص اپنے حق کے حصول کے لیے آخری چارۂ کار کے طور پر اس کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے، تو ہو سکتا ہے کہ اللہ کے ہاں اس کے خلاف مقدمہ نہ چلایا جائے، لیکن یہ معیار اور پیمانہ بھی اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ کس حد تک کسی کو وُہ شرعی معذور تصور فرماتا ہے